یہاں کی اکثر رسمیں مصر کی رسموں سے ملتی جلتی تھیں۔ البتہ یہاں فارسی طیلسان کا استعمال بہت کم تھا۔ زیادہ تر رنگی ہوئی ٹوپیاں پہنی جاتی تھیں۔ بربرنسل کے لوگ سیاہ رنگ کے برنس دلبی ٹوپیاں پہنتے تھے، دیہات میں سر پر کپڑا ڈالنے کا رواج تھا، عوام اور گھٹیا درجے کے لوگ سر پر رومال باندھتے تھے۔ تاجر سرخ رنگ کے مصری گدھوں اور خچروں پر سوار ہوتے تھے۔ کتابت کے فن میں اندلس کے لوگ بازی لے گئے تھے، ان کا خط مدوّر ہوتا تھا[1]

مذاہب

ملک میں تین مذہب رائج تھے: اندلس میں امام مالک کے فقہ اور نافع کی قرأت پر عمل ہوتا تھا یہاں کے علماء کہتے تھے کہ ہم صرف قرآن اور مؤطأ امام مالک کو جانتے ہیں اگر ان کو کسی حنفی یا شافعی کا علم ہو جاتا تو اس کو شہر سے نکال دیتے اور اگر کسی معتزلی، شیعی یا دوسرے فرقہ کے پیرو کا سراغ ملتا تو اس کو بعض اوقات قتل کر ڈالتے مغرب کے دیگر حصوں میں سرحدِ مصر تک کہیں شافعی مذہب کے پیرو نہیں تھے، جمہور یا تو حنفی تھے یا مالکی۔ سیاح لکھتا ہے: میں نے ایک مغربی عالم سے کسی مسئلہ پر مباحثہ کے دوران میں امام شافعی کا قول پیش کیا تو وہ بپھر کر بولا: خاموش رہو، شافعی کون ہوتا ہے! علم کے سمندر بس دو ہوئے ہیں، ابو حنیفہ اہل مشرق کے لئے اور مالک اہل مغرب کے لئے، ان سمندروں کو چھوڑ کر کیا ہم بمبوں اور نالوں کی طرف رجوع کریں گے! امام مالک کے پیرو امام شافعی سے نفرت کرتے ہیں اس بنا پر کہ شافعی نے مالک سے علم سیکھا اور بعد میں استاد سے مسلکی اختلاف کیا، یہاں کے حنفی اور مالکی فرقوں میں جو اتحاد و رواداری ہے اس پر مجھ کو حیرت ہوتی ہے میں نے کسی جگہ دو مذہبی فرقوں میں ایسی صلح و آشتی نہیں دیکھی یہاں تک سننے میں آتا ہے کہ اب سے بہت پہلے ایک سال حنفی حاکم مقرر ہوتا تھا اور ایک سال مالکی۔ میں نے بعض مغربی عالموں سے دریافت کیا کہ آپ کے ہاں حنفی مذہب کیسے رائج ہوا جب کہ اس کی ابتدا عراق جیسے دور افتادہ ملک میں ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ جب وَھَب بن وَھَب امام مالک سے

---

[1] مقدسی ص۲۳۹